شعبہ تفسیر وعلوم القرآن
کے تحت پی ایچ ڈی وایم فل میں انتخابِ موضوع پر
استاذ نبیل فولی صاحب کے علمی لیکچر

الامور الاساسية في اختيار الموضوع

(ترجمہ وتلخیص)

ایم فل وپی ایچ ڈی مقالے کا موضوع کیسے منتخب کیا جائے۔۔۔۔

تحریر وترتیب

نصر الله بن نعيم الله قريشي

(ایم فل۔ شعبہ تفسیر وعلوم القرآن) بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

الأمور الأساسية
في اختيار الموضوع

عنوان: الامور الاساسية في اختيار الموضوع

تحریر وترتیب: نصر اللہ قریشی

اشاعت: اوّل، اپریل 2014

قیمت: -/20روپے

AL-UMOOR-UL-ASSASIYAH

FI IKHTIYAR-IL-MODU

By: NASURULAH QURESHI

First Edition: APRIL 2014

Price: Rs.20/-

ISBN: 978-969-7936-00-7

OFFICE NO: 04, WAQAR PLAZA, MUSLIM MARKET, STREET NO: 67,
F10/3, ISLAMABAD-PAKISTAN
+92 0318 0539753 | GTIslami@gmail.com | Facebook.com/GTISlami

بسم الله الرحمن الرحيم

(نحمده ونصلّی ونسلّم علی رسوله الکریم)

شعبہ تفسیر وعلوم القرآن کلیہ اصول الدین کے اساتذہ وطلبہ کی مشترکہ کوششوں سے، مقالہ نگار طلبہ کی علمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے، مؤرخہ ۱۸ مارچ ۲۰۱۵ء کو ایک علمی وتربیتی لیکچر منعقد کیا گیا۔ اس لیکچر میں ڈاکٹر نبیل فولي (مصر) استاد شعبۂ عقیدۃ، کلیہ اصول الدین نے انتخاب موضوع پر ایک علمی اور فکری لیکچر دیا۔ تقریب میں شعبہ تفسیر کے پی ایچ ڈی، ایم فل، ایم اے اور بی ایس کے مقالہ نگاروں نے شرکت کی۔ خصوصي طور پر چیئرمین شعبہ تفسیر ڈاکٹر تاج افسر (صدرِ مجلس) کے علاوہ ڈاکٹر سمیع الحق، ڈاکٹر جنید ہاشمی اور ڈاکٹر مصعب افتخار خان درانی نے شرکت فرمائی۔

تلاوتِ کلام مجید کی سعادت قاری عزیز حیدر نے حاصل کی۔ بعد ازاں ڈاکٹر نبیل فولی صاحب نے موضوع کی مناسبت سے گفتگو کرتے ہوئے کسی بھی موضوع کو اختیار کرنے کے لیئے جن وسائل کی ضرورت ہوتی ہے، ان کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اختیارِ موضوع کے لیئے پانچ اہم وسائل وذرائع بیان کئے۔

۱۔ کہ کوئی بھی موضوع اختیار کرتے وقت محقق کو چاہئے کہ وہ اہلِ علم کے افکار وتجربات سے استفادہ حاصل کرے۔ اختیارِ موضوع سے متعلق ان سے

مختلف سوالات کرتا رہے۔ کیونکہ اہلِ علم حضرات اپنے مشوروں سے ایسی اہم اور دقیق پہلوؤں کی طرف متوجہ کردیتے ہیں حقیقی طور پر امت کی

آئندہ وقت میں علمی ضرورت وحاجت کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۲۔ دوسرا وسلیہ طالبِ علم (محقق) کی اپنی شخصی جدوجہد ہوتی ہے۔ اگر کوئی دوسرا افَرد اُسے موضوع بناکر دیتاہے تو مقالہ نگار بہر حال مقالہ لکھتے وقت کسی مرحلہ پر بڑی مشاکل سے دوچار ہوسکتاہے۔ یوں محقق ذہنی انتشار کا شکار بن جاتاہے اور بسااوقات تحقیقی عمل مستقل طور پر تعطل کا شکار ہوجاتاہے یاپھر مقالہ مکمل ہونے میں مقررہ مدت سے زیادہ عرصہ لگ جاتاہے۔

۳۔ تیسری چیز جو اختیارِ موضوع میں معاون ثابت ہوتی ہے وہ علمی و تحقیقی رسائل، مقالہ جات کی فہرستیں ہوتی ہیں۔ ایسی علمی معاونت لائبریری اورانٹرنیٹ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ دنیا بھر کی مختلف جامعات کی فہرستِ مقالہ جات سے علمی و تحقیقی فائدہ اٹھایا جاسکتاہے، کیونکہ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتاہے کہ ہم کسی موضوع سے استفادہ حاصل کرتے ہیں اور اسے اپنے موضوع پر تطبیق دیتے ہیں مثلاً کسی نے اپنے مقالے کا عنوان رکھاہے: "الجانب الفقهي فی تفسير آلوسی"، اگر محقق کسی دوسری تفسیر میں "الجانب الفقهي "پر ہی کام کرنے کا ارادہ رکھتاہے، تو اس عنوانِ مقالہ کو اپنے مقالہ پر تطبیق دے کر بہ آسانی اپناموضوع بناسکتے ہیں۔

۴۔ چوتھا: اگر کسی بھی جامعہ میں تحقیقی موضوع کے اختیار سے متعلقہ اگر خاص قواعد وضوابط بنے ہوئے ہوں، تو اختیارِ موضوع کے دوران ان قوعد کا بہر صورت خیال رکھناضروری ہوتاہے۔ مثلا: کسی جامعہ نے یہ اصول بنایابناہو کہ

اگر مصنف / مفسر بقیدِ حیات ہو تو اس کی کُتب وافکار پر تحقیقی کام شروع نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے اپنی جامعہ یا شعبہ کے اختیارِ موضوع سے متعلق قواعد وضوابط یا مروّج طریقۂ کار سے متعلق آگہی لازمی ہے تاکہ ہدایات کے مطابق ہی موضوع منتخب کیا جائے۔

پانچواں: مسلمانوں کے علمی ورثہ کی کئی کتب ابھی تک اشاعت کے مراحل سے نہیں گزریں۔ ایسی کتب کو مخطوط کہا جاتا ہے۔ اختیارِ موضوع کے دوران اہمیت کی حامل کسی کتاب / تفسیر کا مخطوط نسخہ میسر آئے، تو اس کی علمی و تحقیقی لحاظ اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسے بھی اپنی ایم فل / پی ایچ ڈی تحقیق کا موضوع بنایا جاسکتا ہے۔

بعد ازاں ڈاکٹر نبیل فولی صاحب نے موضوع منتخب کرنے کے لیئے چند شرائط بیان کیں۔ جن کا ذکر حسب ذیل ہے:

۱۔ موضوع منتخب کرنے سے پہلے یہ بات یقینی بنائی جائے کہ اس کے متعلق مصادر و مراجع مناسب مقدار میں موجود ہوں اور وہ مصادر و مراجع علمی و تحقیقی کام کے معیار سے مطابقت بھی رکھتے ہوں۔

۲۔ جو مصدر / اصل کتاب ہو اس کی زبان کو بھی مدِ نظر رکھا جائے کہ وہ باحث / محقق کو اچھی طرح آتی ہے یا نہیں؟

۳۔ موضوع اختیار کرنے کی تیسری شرط یہ ہے کہ ایسا مناسب موضوع ہو جو نہ ہی اتنا آسان ہو کہ اسے موضوعِ تحقیق بنانا مشکل ہو مثلاً کسی تفسیر کی روشنی میں تفسیر سورۃ فاتحہ یا سورۃ اخلاص پر کام کرنا وغیرہ جیسے بسیط

موضوعات۔

اور نہ اتنا مشکل و دقیق ہو کہ محقق کی وسعتِ علمی سے ہی باہر ہو اور بروقت پورانہ ہوسکے۔ مثلا: "جهود المفسرين في شبه القاره"۔ اس موضوع میں ایسے تمام مفسرین شامل ہوجائیں گے جن کا تعلق بر صغیر پاک وہند سے ہو گا۔ اور یقینا اتنے وسیع علاقے کے مفسرین کے علمی کام پر تحقیقی کرنانا ممکن ہو جاتا ہے۔ یعنی موضوع کا دائرۂ کار نہ ہی زیادہ مختصر اور محدود ہو اور نہ ہی اتنی زیادہ وسعت رکھے کہ احاطہ کرنا مشکل ہو جائے۔

میدانِ تفسیر میں کام کرنے والے محققین کو چاہیئے کہ وہ مجرد جمعِ آیات کو اپنا کام نہ سمجھیں، بلکہ ان میں لطیف و دقیق امور کا خیال رکھیں۔ آیت کے احکام اور ان میں پوشیدہ اسرار اور حکمتوں کو واضح کیا جائے اور فکری گہرائی سے یعنی غور و فکر سے کام لیکر ملت اسلامیہ کی رہنمائی وہدایت کے نمایاں پہلو بیان کریں۔

ڈاکٹر نبیل فولی صاحب کے مختصر و علمی لیکچر کے بعد ۱۵ منٹ سوال وجواب کے لیئے مختص کیئے گئے تھے۔ اس دوران طلبہ نے اپنی فکری و علمی مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے سوال کیئے اور ڈاکٹر نبیل فولي صاحب نے ان کے جوابات دیے اور اختیارِ موضوع میں ڈاکٹر صاحب نے طلبہ کی بھرپور رہنمائی کی۔

سوال وجواب کے سیشن کے بعد جناب ڈاکٹر جنید احمد ہاشمی صاحب نے اس لیکچر پر اپنے خیالات کا اظہار کیا، اور طلبہ کی مزید رہنمائی فرماتے ہوئے کہا

کہ طلبہ کو چاہئے کہ وہ اس جامعہ میں اپنے موجودہ وقت کو غنیمت جانتے ہوئے اسی طرح کے منعقدہ سیمینارز اور کانفرنسز میں بھرپور شرکت کریں، ایسے پروگرامز طلبہ کی اختیار موضوع سے متعلق ذہن سازی میں بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔ خصوصی طور پر جن پروگرامز کا تعلق قرآن مجید سے ہو ان میں اپنی شرکت کو یقینی بنایا کریں۔ کیونکہ ایسے پروگرامز میں مختلف علمی شخصیات کی تحقیقات اور ان کے علمی مقالہ جات سے مستفید ہونے کے ساتھ ساتھ نئے موضوعات کی طرف رہنمائی مل جاتی ہے۔ وہاں پر پیش کئے گئے افکار کو طلبہ اپنی ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالہ جات کے عنوان کے طور پر لے سکتے ہیں۔

ڈاکٹر جنید احمد ہاشمی صاحب کے ان اختتامی الفاظ کے ساتھ ہی اس پروگرام کا ایک علمی حصہ مکمل ہوا اور پروگرام کا دوسرا عملی اور تربیتی حصہ شروع کیا گیا۔ اس دوران موجود ہر ایک استاد (د۔ تاج افسر، د۔ نبیل فولی، د۔ سمیع الحق، د۔ جنید ہاشمی، د۔ مصعب افتخار) کی نگرانی میں بیس بیس طلبہ کے گروپ تشکیل دیے گئے۔ ہر گروپ میں پی ایچ ڈی، ایم فل، ایم اے اور بی ایس کے طلبہ کو شامل کیا گیا تاکہ وہ ایک دوسرے سے گھل مل جائیں اور آپس میں آراء کا تبادلہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے علم و فکر سے مستفید ہوں۔

بہر کیف یہ عملی کام تھا اور اس کے لیئے یہ گروپس اپنے اپنے استاد کی نگرانی میں مختلف کلاسز میں بیٹھے اور ہر ایک استاد نے اپنے اپنے انداز سے طلبہ سے اختیارِ موضوع سے متلق عملی کام کریا اور طلبہ نے حسبِ طلب مختلف موضات اور عناوین منتخب کئے اور ان موضوعات کو سامنے رکھتے ہوئے ایک تحقیقی خاکہ بھی بنایا۔ اس دوران اساتذہ کو ظہرانہ پیش کیا گیا اور طلبہ کو بھی

رفریشمنٹ پیش کی گئی۔ آخر میں ہر ایک طالب علم کو ڈاکٹر نبیل فولی صاحب کے لیکچر کے نوٹس بھی فراہم کیے گئے جو کہ ڈاکٹر صاحب نے ہی فراہم کیے تھے۔ امید ہے کہ طلبہ اس لیکچر اور نوٹس سے مستفید ہوئے ہوں گے۔

اس لیکچر کے انعقاد پر شعبہ تفسیر کے تمام اساتذہ وطلبہ کا ممنون ہوں خصوصا چیئرمین شعبہ تفسیر ڈاکٹر تاج افسر صاحب اور شعبہ تفسیر کے محقق طالب علم دوستوں جن میں محترم وقاص، محترم جاوید احمد، محترم محمد سعید، محترم جاں باز اور محترم سہیل صاحب ودیگر کا جنہوں نے معاونت فراہم کی اور طلبہ کو ان کے علمی مسائل کی طرف متوجہ کیا۔ متمنی ہوں کہ شعبہ تفسیر آئندہ بھی ایسے علمی و عملی لیکچرز کا انعقاد کرتا رہے گا، جو طلبہ کی حقیقی تربیت کا سبب وذریعہ بنیں۔ طلبہ کو تحقیق کے میدان میں درپیش علمی مسائل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دیگر اہم علمی مسائل پر لیکچرز منعقد کئے جائیں۔ جن میں تعریف موضوع، مشکلۃ البحث، خطۃ / خاکہ تحقیق کی تیاری، مفروضۂ تحقیق، منہج البحث وغیرہ جیسے اہم امور شامل ہوں، اس امید کے ساتھ کہ ان پروگرامز کا ماہانہ سلسلہ جلد شروع کیا جائے گا۔

فقط والسلام

10اپریل2014ء